www.freepdfpost.blogspot.com

عبید قادری

ملتے جلتے 20 تاریخی۔ انوکھے واقعات

مختلف ادوار میں پیش آنے والی یکساں نوعیت کے دلچسپ مناظر۔ حادثات کا احوال جانئے

دنیا رونما ہونے والے یکساں نوعیت کے ایسے متعدد حیرت انگیز واقعات اور کسی منطقی سبب کے بغیر ایک ساتھ وقوع پذیر ہونے والے حادثات سے بھری پڑی ہے، جن کی کوئی توجیہہ نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی ان کے بارے میں کوئی وضاحت کر کے ان واقعات کو ثابت کیا جاسکتا ہے، حالانکہ یہ ناقابل یقین، حقیقت پر مبنی واقعات سچے ہوتے ہیں۔ کیا ان واقعات میں بیک وقت یکسانیت کی کوئی وضاحت کی جاسکتی ہے یا پھر اسے قدرتی امر قرار دیا جاسکتا ہے؟۔ اس حوالے سے سطر ذیل میں چند انتہائی حیرت انگیز ایک ساتھ وقوع پذیر یا کے بعد دیگرے یکساں واقعات کو درج کیا جاتا ہے۔

1۔ جیمز ڈینز کی کار کا وبال

ستمبر 1955ء میں جیمز ڈینز ایک ہولناک کار کے حادثے میں ہلاک ہوگیا تھا، جب وہ اپنی اسپورٹس کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ کریش کے بعد کار کی حالت انتہائی ناگفتہ ہوگئی لیکن۔

(الف) جب وقوعہ کی جگہ سے کار کو کھینچ کر گیراج میں لے جایا جارہا تھا کہ انجن پھسل کر باہر آگرا اور ایک مکینک پر گر کر دونوں ٹانگیں توڑ دالیں۔

(ب) بالآخر یہ انجن ایک ڈاکٹر نے خرید لیا اور اسے اپنی ریسنگ کار میں نصب کروالیا۔ لیکن اس انجن کو نصب کرنے کے چند نوں بعد ہی ایک ریس کے دوران ڈاکٹر ہلاک ہوگیا۔ اس ریس میں شامل ایک دوسرے ریسنگ ڈرائیور نے جیمز ڈیتھ کی ڈرائیو شافٹ خریدی تھی اور اسے اپنی ریسنگ کار میں لگوالیا تھا۔ وہ بھی اپنی کار میں ہلاک ہوگیا۔

(ج) جب جیمز ڈینز کی اسپورٹس کار کی مرمت ہوگئی، تو اچانک گیراج مس ہی آگ لگ گئی تاہم کار کو بچالیا گیا۔

(د) بعدازاں سیکری مانٹو میں کار نمائش کیلئے رکھ دی گئی۔ لیکن جس چبوترے پر نمائش کے لئے رکھی گئی تھی اس پر سے اچانک پھسل کر ایک نوعمر بچے پر گری، جس سے بچے کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔

(ج) اس کار کو ایک ٹرالر پر اور یگون لے جایا جارہا تھا کہ زنجیر توڑ کر ٹرالر سے اتر گئی اور ایک دکان کے سامنے کے سارے حصے کو تباہ کردیا۔

(د) بالآ کر 1959ء میں یہ کار پراسرار طور پر گیارہ ٹکڑوں میں از خود ٹوٹ گئی حالانکہ اسے آہنی سہاروں کے ساتھ کھڑا گیا تھا۔

2۔ دوبار بالائی منزل سے گرنے والی بچی کو دونوں بار ایک ہی شخص نے بچایا:

1930ء میں ڈیٹروئیٹ میں ایک نوجوان لیکن انتہائی لاپرواماں کو جوزف فگ لاک نامی شخص کا انتہائی شکر گزار ہونا پڑا۔ فگ لاک گلی میں سے گزر رہا تھا کہ اس عورت کی شیر خوار بچی بالائی کھڑکی سے اچانک گرگئی، جسے خوش قسمتی سے فگ نے اپنے بازوؤں میں تھام لیا اور دونوں مہلک چوٹ سے بچ گئے۔ لیکن ایک سال بعد جب فگ اسی گلی میں اسی بلڈنگ کے نیچے سے گزر رہا تھا کہ وہی بچی پھر کھڑکی سے گری، جسے فگ نے اپنے بازوؤں میں تھام لیا۔ یہ ایسا پراسرار واقعہ ہے جس کی کوئی توجیہہ پیش نہیں کی جاسکتی۔

3۔ ایک گولی جو برسوں بعد اپنے ہدف کو پہنچی:

زیگ لینڈ نے خیال کیا کہ اس نے اپنی قسمت کو مات دیدی ہے اور وہ گولی لگنے کے باوجود بچ گیا ہے۔ ہوا یہ تھا کہ 1883ء میں زیگ لینڈ نے اپنی گرل فرینڈ سے تعلقات منقطع کر لئے تھے، جس سے دلبرداشتہ ہو کر اس کی گرل فرینڈ نے خودکشی کرلی تھی۔ لڑکی کے بھائی نے اپنی بہن کے قتل کا ذمہ دار زیگ لینڈ کو قرار دیتے ہوئے اس پر فائرنگ کردی اور یہ خیال کر کے زیگ لینڈ مر گیا ہوگا، اسی پستول سے اس نے اپنی زندگی بھی ختم کرلی۔ لیکن ہوا یہ کہ گولی زیگ لینڈ کے چہرے کو چھوتی ہوئے ایک درخت میں کھب گئی۔ زیگ لینڈ خود کو خوش قسمت آدمی کہنے لگا۔ نو سال بعد زیگ لینڈ نے اس درخت کو کاٹ دینے کا فیصلہ کیا، جس میں گولی کھب گئی تھی۔ چونکہ درخت کا تنا بہت مضبوط تھا اس لئے اس نے اسے جلا کر ختم کرنے کیلئے ڈائنامیٹ سے جڑ میں آگ لگادی، جس کے نتیجے میں ایک زبردست دھماکہ ہوا اور گولی سیدھی زیگ لینڈ کے سر میں پیوست ہوگئی، جس کے نتیجے میں وہ فوری طور پر ہلاک ہوگیا۔

4۔ جڑواں بھائی - جڑواں زندگی

جڑواں اور ایک جیسے بچوں کی پیدائش تو عام ہے، تاہم ایسے جڑواں اور ہم شکل بھائیوں کی زندگی بھی ایک جیسی گزرے۔ یہ حیرت انگیز بات ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بالعموم ایسا نہ ہو۔ لیکن اوہیو میں پیدا ہونے والے دونوں ہم شکل جڑواں بھائیوں کی پیدائش اور موت میں بھی یکسانیت تھی۔ ہوا یوں کہ پیدائش کے فوری بعد دونوں لڑکوں کو ایک دوسرے سے جدا کردیا گیا۔ انہیں دونوں مختلف بے اولاد گھرانوں نے لے پالک کے طور پر لے لیا تھا۔ دونوں خاندان ایک دوسرے سے واقف نہ تھے۔ اتفاق سے دونوں خاندانوں نے اپنے اپنے لے پالک بیٹوں کے نام جیمز رکھے اور یہیں سے یکسانیت اور مشابہت کا آغاز ہوا۔ دونوں جیمز بڑے ہوتے گئے اور ایک دوسرے کو بالکل نہیں جانتے تھے۔ لیکن دونوں نے نفاذ قانون کی تربیت حاصل کی۔ دونوں مکینیکل ڈرافٹنگ اور کارپینٹری کی صلاحیتیں رکھتے تھے۔ دونوں نے جن عورتوں سے شادی کی، ان کے نام لنڈا تھے۔ دونوں نے اپنے بیٹوں کے نام جیمز رکھے۔ دونوں جڑواں بھائیوں نے اپنی اپنی بیویوں کو طلاق دیدی اور جن دوسری عورتوں سے شادی کی تھی ان کے نام بیٹی تھے۔ دونوں کے پاس کتے تھے، جن کے نام بھی ٹوائے تھے۔ بچپن میں علیحدگی کے 40 سال بعد دونوں بھائی اپنی حیرت انگیز اور یکساں نوعیت کی زندگی گزارنے کے حوالے سے ایک دوسرے سے پھر آملے۔

5۔ ریڈ گرالان کی کتاب کے عین مطابق:

19ویں صدی کے ممتاز دہشت ناک کتابوں کے مصنف ریڈ گرالان پوھ نے ایک کتاب لکھی، جو سمندر میں تباہ ہوجانے والے ایک بحری جہاز کے چار زندہ بچ جانے والوں کے بارے میں تھی، جو کئی دنوں تک کھلی کشتی میں سمندر میں سفر کرنے پر مجبور تھے۔ کئی دن گزرنے کے بعد ان میں سے تین افراد نے فیصلہ کیا کہ کیبن بوائے رچرڈ پارکر کو قتل کر کے اس کے گوشت سے گزارہ کیا جائے۔ اس کے چند برس بعد 1854ء میں یال لگنونیٹی نامی بحری جہاز غرقاب ہوگیا، جس کے چار ہی افراد ایک کشتی میں زندہ باقی رہے۔ یہ لوگ کئی دنوں تک کھلے سمندر میں چلتے رہے اور اب ہوا یہ کہ ان میں تین سینئر لوگوں نے پھر وہی فیصلہ کیا کہ کیبن بوائے کو قتل کر کے اس کے گوشت سے وقت گزارہ جائے۔ اب اتفاق دیکھئے کہ اس کیبن بوائے کا نام بھی رچرڈ پارکر تھا۔

6۔ جڑواں بھائی جنہیں دو گھنٹوں کے فرق سے ایک ہی روڈ پر ہلاک ہوگئے:

2002ء میں 72 سالہ دو جڑواں بھائی چند گھنٹوں کے فرق سے شاکافن لینڈ کے ایک ہی روڈ پر ٹریفک کے دو الگ الگ حادثات میں یکے بعد دیگرے ہلاک ہوگئے۔ پہلے بھائی کو جو اپنی بائیک پر جارہا تھا ایک لاری نے ٹکر مار کر گرادیا، جس سے وہ ہلاک ہوگیا۔ دوسرا بھائی صرف دو گھنٹے بعد ایک دوسری لاری کی ٹکر سے اسی روڈ پر مرا۔ یہ بھی اپنی بائیک پر سوار تھا۔

7۔ خودکشی کی تین کوششیں جن کو ایک ہی راہب نے روکا:

19ویں صدی میں آسٹریا کے ایک پورٹریٹ پینٹر جوزف ریگز نے جو زندگی سے بے حد مایوس قسم کا انسان تھا کئی بار خودکشی کی کوشش کی۔ پہلی کوشش 18 برس کی عمر میں کی اور اس نے خود کو ایک کنڈے میں لٹکا لیا۔ لیکن اچانک ایک پراسرار راہب نے اسے بچالیا۔ اس کے بعد اس نے پھر خودکشی کی کوشش کی۔ اس بار سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے اسے پھانسی کی سزا دی جارہی تھی کہ اسی راہب نے پھر اسے بچالیا۔ اس کے بعد 68 سال کی عمر میں اس نے پستول سے اپنی زندگی ختم کرنے کی کوشش کی۔ اس بار وہ کامیاب ہوگیا۔ تاہم اس کی تدفین اسی راہب نے کی۔

8۔ ایک غیر متوقع بیٹے نے پوکر جیت لیا:

1858ء میں رابرٹ فالون کو ایک انتقامی کارروائی میں اس وقت فائرنگ کر کے ہلاک کردیا گیا تھا جب وہ پوکر کھیل رہا تھا۔ اسے ہلاک کرنے والوں کا دعویٰ تھا کہ فالون نے چیٹنگ کے ذریعے 600 ڈالر جیتے تھے، جب فالون کی سیٹ کالی ہوگئی اور دوسرے کھلاڑیوں میں سے کوئی بھی 600 ڈالر اٹھانے پر تیار نہ ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ ایک نیا کھلاڑی فالون کی جگہ لینا چاہتا ہے اور وہ فالون کی جیتی ہوئی 600 ڈالر کی رقم پر قسمت آزمائی کو تیار ہے۔ اس دوران پولیس آگئی اور اس نے قتل کی تحقیقات شروع کردی۔ اس وقت تک نئے کھلاڑی نے 600 ڈالر کی رقم کو مزید جیتنے کے بعد 2200 ڈالر تک پہنچادیا تھا۔ پولیس نے فالون کی جگہ لینے والے نئے کھلاڑی سے 600 ڈالر کا مطالبہ کیا۔ اس وقت اس نئے کھلاڑی نے انکشاف کیا کہ وہ فالون کا ہی بیٹا ہے، جس نے اپنے باپ کو سات برسوں سے نہیں دیکھا تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

9۔ ایک ناول جس نے غیر متوقع طور پر جاسوسی کو بے نقاب کیا:

جب فورمن میلر نے اپنے ناول ''باربیری شو'' کو لکھنے کا آغاز کیا، تو اس وقت اس نے ذہن میں کسی روسی جاسوس کے کردار کو ناول کا موضوع بنانے کی بات نہیں سوچی تھی۔ لیکن جوں جوں وہ ناول پر کام کرتا گیا اس دوران اسے اس کا احساس ہوا اور اس نے ناول میں ایک معمولی کردار روسی جاسوس کیلئے بھی رکھا۔ لیکن بعد میں روسی جاسوس ناول کا سب سے اہم کردار بن گیا۔ اب اتفاق دیکھئے کہ ادھر ناول مکمل ہوا تھا کہ امریکی امیگریشن سروس نے اسی اپارٹمنٹ بلڈنگ کے جس میں میلر رہتا تھا ایک روسی جاسوس کو گرفتار کرلیا۔ یہ کرنل روڈلف رابیل تھا، جو مبینہ طور پر اس وقت امریکہ میں روس کا اہم جاسوس تھا۔

10۔ مارک ٹوئن

مارک ٹوئن 1825ء میں اس وقت پیدا ہوا تھا جب پہلا دمدار سیارہ ظاہر ہوا تھا اور 1910ء میں جب دوبارہ پہلا دمدار ستارہ ظاہر ہوا اس دن وہ فوت ہوگیا، جس کی پیشگوئی اس نے 1909ء میں کردی تھی۔

11۔ ٹرین کے تین اجنبی اور ناموں کی مشابہت:

1920ء میں تین انگلش مین ٹرین کے ذریعے علیحدہ علیحدہ پیرو جارہے تھے۔ اتفاق سے جب ان کا آپس میں تعارف ہوا۔ اس وقت وہاں یہی تین افراد تھے۔ حیرت انگیز طور پر ایک شخص کے نام کا آخری حصہ بنگھم تھا۔ جبکہ دوسرے کے نام کا آخری حصہ پاول تھا۔ جبکہ تیسرے نے اپنا نام کا اخری حصہ بنگھم مارک بتایا، حالانکہ تینوں کا آپس میں کوئی رشتہ نہ تھا۔

12۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور نے سال کے فرق سے دو بھائیوں کو قتل کیا:

1975ء میں برمودا میں ایک شخص اپنی خودکار بائیکل پر جس کا انجن 50 سی سی سے کم طاقت کا تھا سوار چلا جارہا تھا کہ اچانک اس کا تصادم ایک ٹیکسی سے ہوا، جس کے نتیجے میں وہ شخص ہلاک ہوگیا۔ ایک سال بعد اسی شخص کا بھائی ایسی ہی خودکار بائیکل پر اسی روڈ سے گزر رہا تھا کہ اسی طرح ٹیکسی کی زد میں آکر ہلاک ہوگیا۔ اتفاق سے ٹیکسی ڈرائیور وہی تھا جس نے ایک سال قبل اس کے بھائی کو ہلاک کیا تھا۔

13۔ ہوٹل میں اشیا کا پراسرار بدلہ:

1953ء میں ٹیلی ویژن رپورٹر آروی کوپسیٹ الزبتھ دوم کی جانشینی کی کوریج کیلئے لندن آیا اور ایک ہوٹل کا کمرہ بک کرایا۔ اس کمرے کی بہت سی درازوں میں سے ایک میں اسے بعض چیزیں ملیں۔ اب اتفاق یہ تھا کہ جس شخص کی یہ چیزیں تھیں اس کا نام ہیری ہائنن تھا۔ کوپسیٹ ہیری ہائنن سے اچھی طرح واقف تھا جو باسکٹ بال کا اسٹار اور اس کا دوست تھا۔ لیکن یہاں سے اسٹوری کا رخ مڑ جاتا ہے۔ اس لئے کہ ابھی اس نے چیزوں کو واپس کرنے کیلئے ہائنن سے رابطہ نہیں کیا تھا کہ دو روز کے بعد اسے ہائنن کی جانب سے ایک خط ملا جس میں اس نے کوپسیٹ کو بتایا کہ پیرس کے ہوٹل ہیورائس میں قیام کے دوران اسے ایک دراز سے ایک ٹائی ملی جس پر کوپسیٹ کا نام تحریر تھا۔

14۔ ہوٹل کا وہی کمرہ اور دو مختلف ہم نام شخصیات:

1950ء کے آخری دنوں میں کسی وقت ایک بزنس ٹور پر مسٹر جارج ڈی بیرسن لوئس ویلی کینٹکی میں رکے اور وہاں اندراج کرایا۔ رجسٹر پر دستخط کرنے کے بعد جب انہیں روم نمبر 307 کی چابی دی گئی، تو وہ سیل ڈیسک پر رک گئے، تاکہ یہ دیکھ لیں کہ ان کے نام کوئی خط آیا ہے کہ نہیں۔ سیل گرل نے انہیں بتایا کہ ان کے نام ایک خط آیا ہے۔ اس لئے وہ خط مسٹر جارج کو دیدیا۔ اب اتفاق دیکھئے لفافے پر جو پتہ لکھا تھا کہ وہ یہ تھا، مسٹر جارج ڈی بیرسن روم نمبر 307۔ کیا یہ بات انوکھی اور حیرت انگیز نہیں کہ خط انہوں نے نہیں لکھا تھا بلکہ کسی اور کو لکھا تھا، تو معلوم ہوا کہ اس سے قبل جن صاحب کے پاس یہ کمرہ تھا ان کا نام بھی جارج ڈی بیریسن تھا اور وہ اس کمرے میں قیام پذیر تھے۔

15۔ دو جڑواں بھائی - دونوں ہارٹ اٹیک سے بیک وقت جاں بحق:

جان اور آرتھر فورتھ دونوں جڑواں تھے اور دونوں برطانیہ میں علیحدہ علیحدہ رہتے تھے۔ ان کے درمیان تقریباً 80 میل کا فاصلہ تھا۔ 12 مئی 1975ء کی شام کو دونوں کو سینے میں درد کی شدید بیماری کے سبب تقریباً ایک ہی وقت میں علیحدہ علیحدہ مختلف اسپتالوں میں ان کی فیملی لے گئیں۔ دونوں خاندان ایک دوسرے کی بیماری اور مرض سے قطعی بے خبر تھے۔ لیکن اسپتال پہنچتے ہی دونوں کا انتقال ہارٹ اٹیک سے ہوگیا۔

16۔ ایک ناول جس نے ٹائی ٹینک کی غرقابی کی پیشگوئی کی اور ایک دوسرا بحری جہاز بھی اسی طرح غرق آب ہوا:

1898ء میں مورگن رابرٹس نے ناول Futitity لکھا، جس میں اس نے بحراوقیانوس میں ایک لگژری بحری جہاز جس کا نام ٹائٹن تھا کا ذکر کیا، جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ناقابل غرق جہاز ہے۔ یہ بحری جہاز ایک آئس برگ سے ٹکرا جاتا ہے اور ڈوب جاتا ہے۔ اس میں بہت سی اموات ہو جاتی ہیں۔ 1912ء میں ٹائی ٹینک بھی ایک ایسا ہی ٹرانس اٹلانٹک لگژری بحری جہاز تھا، جس کے بارے میں بھی یہی دعویٰ کیا جاتا تھا کہ یہ ڈوب نہیں سکتا۔ لیکن یہ بھی اسی طرح آئس برگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا اور اس میں بھی بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔ کتاب کے مطابق ان جہازوں کے ٹوٹنے اور ڈوبنے کا مہینہ اپریل بتایا گیا تھا۔ لیکن امر واقع بھی یہی تھا کہ ڈوبنے والے جہاز اپریل میں ہی ڈوبے تھے۔ کتاب میں مرنے والے مسافروں کی تعداد 3 ہزار درج تھی۔ جبکہ حقیقت میں ٹائی ٹینک کے حادثے میں مرنے والوں کی تعداد 2207 تھی۔ کتاب میں لائف بوٹس کی جہاز میں تعداد 24 بتائی گئی تھی۔ حقیقت میں ٹائی ٹینک پر لائف بوٹس کی تعداد 20 تھی۔ اب اتفاق دیکھئے ٹائی ٹینک کے ڈوبنے کے مہینوں کے بعد ایک اسٹیمر دھندلائے ہوئے بحراوقیانوس سے گزر رہا تھا، جس پر موجود ایک لڑکا تھا۔ اچانک اس لڑکے کے ذہن میں یہ بات آئی کہ شاید یہ وہی جگہ ہے جہاں ٹائی ٹینک غرق آب ہوا تھا۔ یہ سوچ کر وہ بے حد پریشان ہوا۔ اس لئے کہ اس کے اسٹیمر کا نام بھی ٹائی ٹانین تھا۔ لیکن لڑکے نے اس ذہنی وارننگ کو سمجھا اور اسٹیمر کو فوراً روک لیا۔ عین اسی لمحے ایک بہت بڑا آئس برگ دھند لکے میں اس مقام سے گزرا۔ یوں اس کا اسٹیمر ٹائٹانین بچ گیا۔

17۔ ایک مصنف جس کو اپنے بچپن کی کتاب ملی:

امریکن ناول نگار اینی پارش 1920ء میں پیرس میں ایک اسٹورز اسٹوری کا جائزہ لے رہی تھیں کہ انہیں ایک ایسی کتاب مل گئی جس کا تعلق ان کے بچپن سے تھا اور یہ کتاب ان کو بے حد پسند تھی۔ وہ کتاب Jack Frost اور کئی دوسری اسٹوریز پر مشتمل تھی۔ مصنفہ نے اس پرانی کتاب کو اٹھایا اور اسے اپنے شوہر کو دکھایا اور اسے بتایا کہ جب وہ بچی تھی۔

اس وقت سے اس کتاب کی اسٹوریاں یاد ہیں۔ اس کے شوہر نے کتاب اٹھائی۔ اسے کھولا تو کتاب کے شروع کے ورقہ میں لکھا تھا، رینی پارش 209 این ویسب اسٹریٹ کولوریڈو اسپرنگز، اس حساب سے یہ کتاب تو رینی کی اپنی کتاب تھی۔

18۔ ایک ادیب کی آلوچہ کی پڈنگ:

1805ء میں فرانسیسی ادیب ایمائل کی ایک اجنبی موسیو پوی فورتگبو نے آلوچہ کی پڈنگ سے تواضع کی۔ دس سال کے بعد پیرس کے ایک ریستوران میں اس نے یہ آلوچہ کی پڈنگ دیکھی تو اس نے چاہا کہ اپنے لئے بھی آلوچہ پڈنگ کا آرڈر دے۔ لیکن جب اس نے ویٹر سے کہا تو اس نے بتایا کہ آلوچہ کی پڈنگ کی یہ تو فری ڈش تھی، جو پہلے ہی ایک اور گاہک کیلئے تیار کی گئی ہے اور وہ وہی موسیو ڈی فورتگبو نکلے۔ کئی برسوں کے بعد 1832ء میں ایمائل ایک عشائیہ میں شریک تھے کہ انہیں آلوچہ کی پڈنگ کی پیشکش کی گئی۔ تب ایمائل کی پرانی یادداشت جاگ اٹھی اور انہوں دوستوں کو بتایا کہ آلوچہ کی پڈنگ تو ضرور ہے۔ لیکن صرف موسیو ڈی فورتگبو کی کمی ہے۔ ابھی اس کا یہ جملہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ اسی لمحے موسیو ڈی فورتگبو کمرے میں داخل ہوئے۔

19۔ کنگ البرٹو کی مشابہ شخصیت:

مونترا اٹلی میں کنگ البرٹو ایک چھوٹے ریستوران میں عشائیہ تناول کرنے کیلئے گئے۔ ان کے ساتھ ان کے ایڈی ڈی کیمپ جنرل ایمپلیو پونزیا ولگیا بھی تھے۔ جب ریستوران کا مالک کنگ البرٹو کا آرڈر لینے کے لئے حاضر ہوا، تو کنگ نے خاص طور پر اس بات کو نوٹ کرلیا کہ خود اس کے اور ریستوران کے مالک کی شکل وصورت اور خدوخال میں بہت حد تک مشابہت ہے اور ایسا لگتا ہے کہ دونوں ایک ہی شخصیت ہیں۔ ان کے چہرے اور جسمانی حیثیت بھی ایک جیسی ہے۔ اس پر کنگ البرٹو اول اور ان کے ایڈی نے دونوں کی مماثلت پر غور وخوص کیا، تو انہیں دونوں میں کئی مماثلث کی باتیں ملیں۔

(1) پہلی تو یہ کہ دونوں کی پیدائش ایک ہی دن اور ایک ہی سال میں ہوئی تھی۔ یعنی 14 مارچ 1846ء کو)

(2) دوسری یہ کہ دونوں کی پیدائش ایک ہی قصبے میں ہوئی تھی۔

(3) تیسری یہ کہ دونوں نے جن خواتین سے شادیاں کیں، ان کے نام یکساں تھے یعنی مارگریٹ۔

(4) چوتھی یہ کہ ریستوران کے مالک نے اپنا ریستوران اسی دن کھولا تھا جس دن کنگ البرٹو نے اٹلی کے بادشاہ کا تاج پہنا تھا۔

(5) 29 جولائی 1900ء کو البرٹو کو بتایا گیا کہ ریستوران کا مالک ایک پراسرار گولی کا نشانہ بن کر ہلاک ہوگیا ہے، جس پر اس نے افسوس کا اظہار کیا۔ لیکن اسی دن البرٹو کو ایک ہجوم میں ایک انارکسٹ نے گولی مار کر ہلاک کردیا۔

20۔ 21 تاریخ کنگ لوئس XVI کیلئے برا دن تھا:

جب فرانس کا کنگ لوئس XVI بچہ تھا، اس وقت ایک ستارہ شناس نے اسے متنبہ کیا تھا کہ وہ ہر ماہ کی 21 تاریخ کو ہمیشہ چوکنا رہا کرے۔ اس پیش گوئی کے بعد لوئس اتنا خوفزدہ رہتا تھا کہ اس دن وہ کوئی کام انجام نہیں دیتا تھا۔ لیکن ہمیشہ تو آدمی چوکس نہیں رہ سکتا۔ 21 جون 1791ء کو انقلاب فرانس کے بعد لوئس اور اس کی ملکہ کو وینس میں اس وقت گرفتار کرلیا گیا جب وہ فرانس سے فرار ہونے والا تھا۔ 21 ستمبر 1791ء کو فرانس نے بادشاہت کا خاتمہ کردیا اور فرانس کو جمہوریہ قرار دیا، جس کے نتیجے میں 21 جنوری 1793ء کو کنگ لوئس XVI کو پھانسی دیدی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.freepdfpost.blogspot.com